عقیدتوں کے محور کا قومی دن!

(تحریر) جناب رانا محمد شفیق خاں پسروری

حجاز مقدس ہماری عقیدتوں کا محور اور روحانیت کا مرکز ہے۔ ہمارے دل اس کی محبت میں دھڑکتے ہیں، اس سے تعلق خاطر ہمارے ایمان کا حصہ ہے۔ دل ودماغ کی تمام وسعتیں گہرائیاں، حرمین شریفین کی محبت سے معمور اور روح کی ساری پنہائیاں اس سے لبریز ہیں۔

مکہ ومدینہ ہی تو وہ دو شہر ہیں جو ہماری دنیا وآخرت میں جینے کا ساماں لیے ہوئے ہیں۔ دونوں وہ عظیم مقدس شہر کہ جن سے وابستگی دین ودنیا کی کامیابی وکامرانی کا باعث وضامن اور جن سے جنت، بہرحال متعلق ولازم قرار پائی ہے۔ ایک وہ شہر (مکہ مکرمہ) کہ جہاں سے معراج کی رات پرواز اڑی اور جنتوں تک جا پہنچی اور دوسرا وہ شہر (مدینہ منورہ) کہ جہاں جنت لاکر رکھ دی گئی ہے۔

ایک وہ شہر (مکہ مکرمہ) کہ جہاں سر جھک جھک جاتے ہیں اور دوسرا وہ شہر (مدینہ منورہ) کہ جہاں دل، والہ وشیدا ہو جاتے ہیں۔ ایک جلال حقیقی کا مظہر، دوسرا جمال حقیقی کا عکاس......! دونوں کے دونوں شہر اہل ایمان کا مرکز ومحور، عقیدتوں اور محبتوں کی آماجگاہ کہ جو اُن کی زیارت نہیں کر پایا وہ زیارت کو ترستا رہتا ہے اور جو اُن کی زیارت سے ہم کنار ہو گیا وہ محبت وہجرت میں، بار بار دیکھنے کو تڑپتا رہتا ہے......!

حرمین شریفین سے تعلق خاطر اور دونوں کی محبت وعقیدت، باعثِ ایمان ہی نہیں، عین ایمان بھی ہے۔ ان مقدس شہروں کی محبت ہی نہیں ان کے رہنے والوں سے محبت بھی سکینت وعقیدت کا باعث قرار پائی ہے۔ کسی کہنے والے نے خوب کہا تھا ؎

ایا ساکنی اکنافِ طیبہ کلکم
الی القلب من اجل الحبیب حبیب

''اے شہر طیبہ کے رہنے والو! تم سب کے سب میرے دل کی محبت کی آماجگاہ ہو، تم میرے محبوب ہو، اس لیے کہ تم میرے محبوب ﷺ عالی وقار کے شہر کے رہنے والے ہو۔'' سعودی عرب میرے محبوب ﷺ کے شہروں والی سرزمین، حجاز مقدس کو محیط، حرمین شریفین پر مبنی اور مکہ مکرمہ ومدینہ منورہ سے منور ومعطر خطۂ ارضی پر مشتمل ہے۔ محبت وعقیدت کے مرکز ومحور کے طور پر بھی یہ مملکتِ عظیم، ہماری عزت واحترام کے لائق اور مستحق

ہے۔سعودی عرب کے حکمران جس اخلاص اور فراخ دلی سے اسلام کی خدمت اور دنیا بھر کے مسلمانوں کی معاونت کرتے ہیں، اس کے باعث بھی ہمارے خراجِ تحسین وعقیدت کے حقدار پاتے ہیں۔ جبکہ بحثیت پاکستانی ہم پر سعودی عرب کا اکرام یوں بھی لازم ہے کہ پوری دنیا میں مملکتِ خداداد پاکستان سے مخلصانہ دوستی جس طرح سعودی عرب نے نبھائی ہے اور نبھا رہا ہے وہ کہیں اور دکھائی نہیں دیتی۔

سعودی عرب نے ہر مشکل مرحلہ اور کٹھن وقت میں سب سے پہلے، سب سے زیادہ اور سب سے آگے بڑھ کر پاکستان اور پاکستانیوں کی دلجوئی کی ہے۔کوئی خوشی کا موقع ہو یا غمی کا مرحلہ، سعودی عرب ایک سچے دوست، مخلص معاون اور بےلوث محسن کے روپ ہی میں دکھائی دیتا ہے اور کیوں نہ ہو کہ سعودی عرب کے عوام وخواص حتیٰ کہ حکمران خاندان کے تمام افراد بھی پاکستان کو اپنے ملک، اپنے گھر کی طرح جانتے اور سمجھتے ہیں۔ پاکستان کی خوشی کو اپنی خوشی اور پاکستانیوں کے دکھ کو اپنا دکھ قرار دیتے ہیں۔ان کے اخلاص ہی کا پرتو ہے کہ پاکستانیوں کے دل بھی سعودیوں کے دل کے ساتھ دھڑکتے ہیں۔

سعودیوں کی پاکستان اور اہلِ پاکستان سے محبت کا عالم کیا ہے؟ اس کو سمجھنے کیلئے مرحوم خادم حرمین شریفین شاہ عبداللہ بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے وہ الفاظ سنہری پانی سے لکھے جانے کے قابل ہیں کہ جو انہوں نے اپنے دورۂ پاکستان کے موقع پر (لاہور کی ایک تقریب میں) کہے تھے کہ ”پاکستان ہمارا دوسرا گھر ہے، ہمیں یہاں آکر روحانی خوشی ہوتی ہے۔ پاکستان اور سعودی عرب کے تعلقات آسمانوں سے زیادہ بلند، پہاڑوں سے زیادہ مضبوط اور سمندروں سے زیادہ گہرے ہیں۔“

پاکستان سے سعودیوں کی محبت وتعلق کی مضبوطی اور گہرائی کو الفاظ میں بیان کرنا ممکن ہی نہیں، اس کو سمجھنے کیلئے جذبات کی خوشبودار ان یادوں کو سمیٹنا اور پرکھنا پڑے گا جو پاکستان کی مشکلات اور آفاتِ ارضی وسماوی کے مواقع پر اہلِ حجاز کے رویوں سے مترشح ہوئیں۔ پاکستان اور پاکستانیوں کے قدم بہ قدم، شانہ بہ شانہ بلکہ دم بہ دم، سعودیوں کو چلتے اور سانس لیتے، دیکھنے والے، سعودی عرب کی محبتوں اور معاونتوں سے انکار کیونکر کر سکتے ہیں؟

پاکستان کو اسلام کا قلعہ قرار دینے والا، عظیم سعودی حکمران شاہ فیصل شہید، پاکستان کے دولخت ہونے پر (سقوطِ ڈھاکہ کے وقت) جس طرح دھاڑیں مار مار کر رویا تھا، اس طرح تو شاید خود پاکستان کا کوئی ذمہ دار حکمران یا سیاستدان بھی نہ رویا ہو......مرحوم سعودی شاہ کی یہ دل گرفتگی اور گریہ زاری، پاکستان سے تعلق خاطر اور جذباتی وابستگی کی اس پُرعظمت داستاں کی گواہی ہے کہ جس کو فضائے بسیط میں وسیع اور تاباں، خود خادم

حرمین شریفین شاہ سلمان دیکھ رہے ہیں اور جس کی عملی شہادت پاکستان میں سعودی سفیر اپنے تحرک اور پاکستانیوں سے اپنی لگاوٹ کی صورت میں پیش کرتے رہتے ہیں۔

پاکستان اور پاکستانیوں کا کوئی مرحلہ حیات ہو، سعودی عرب کے خواص و عوام اور خاص الخاص لوگ سب سے آگے ہوتے ہیں۔ سیاسی معاملات ہوں یا معاشی حالات، ملک وقوم کے استحکام و بقا کا مرحلہ ہو یا دفاع ملکی وملی کا لمحہ، آفات ارضی وسماوی کا موقع ہو یا قوت وترقی کا مقام، نشیب وفراز کے تمام مراحل ومواقع میں سعودی عرب والے پاکستان کے ساتھ اور بہت پاس ہوتے ہیں۔ سیاچن کے کٹھن مراحل سے لے کر کہوٹہ و ایف16 تک اور 2008ء کے تباہ کن زلزلہ سے ہر سال کے خطرناک سیلابوں کی تباہ کاریوں تک، سعودی بھائیوں کی معاونت شامل حال رہی ہے۔ 30 لاکھ افغان مہاجرین کا بوجھ بانٹنے سے لے کر ایٹمی دھماکوں کے بعد لگنے والی عالمی پابندیوں کے دوران میں سکون فراہم کرنے تک بے مثال اعانت، پاک سعودی لازوال دوستی کی کہانی سناتی ہے۔ وہ کون سا لمحہ و مرحلہ ہے کہ جب پوری دنیا میں سب سے پہلے اور سب سے بڑھ کر سعودی عرب اور اس کے مخلص ومحبّ، آگے نہیں بڑھے اور بڑھ کر اپنی فراخ بانہوں میں پاکستانیوں کو نہیں سمیٹا، اپنے سینے سے نہیں لگایا۔ پاک سعودیہ بے لوث دوستی کی تاریخ بڑی گہری اور نہایت نمایاں ہے۔ جریدۂ عالم پر ثبت یہ دوستی اور تعلق کی یہ داستاں دونوں ملکوں کے عوام وخواص کو ''یک جاں دو قالب'' کر چکی ہے۔ اب دونوں کے سکھ بھی سانجھے ہیں اور دکھ بھی۔

عقیدت ومحبت کے مرکز ومحور اور پاکستان کے مخلص محسن ملک سعودی عرب کا 88واں ''الیوم الوطنی'' (قومی دن) خوشیاں سمیٹے نمایاں ہو رہا ہے تو سعودی عرب کے رہنے والوں کی طرح اہل پاکستان بھی نہایت شاداں وفرحاں ہیں۔ ان کے دل بھی اپنے سعودی بھائیوں کی طرح معطر ومنور ہو رہے ہیں۔ ان کی زبانوں پر وہی نیک جذبات نغموں کی صورت میں رواں ہیں جو تمناؤں کی صورت، ان کے دلوں کے نہاں خانوں میں موجزن ہیں کہ ''حالات کی تمام تر کٹھنائیوں میں حجازِ مقدس کی سرزمین بہر حال تقدس آفریں اور بہار فزا ہی رہے، کوئی لمحہ تلخ اور سیاہ شائبہ تک اس کی فضاؤں میں جگہ نہ پائے۔'' خصوصاً موجودہ حالات میں کہ ''جب شام ویمن اور ایران وعراق کے حالات کے بہانوں سے عالمی سازشیں اپنے جال پھیلا رہی ہیں، ہر پاکستانی اپنے دل کو ''دست بدعا'' بنائے سعودی عرب اور حجاز مقدس کی ہر حال میں، خیر مانگ رہا ہے اور دہائی دے رہا ہے کہ ہماری جانیں تک اس مقدس سرزمین پر قربان، ہم اپنے لہو سے وہاں کے چراغوں کو روشن رکھیں گے'' کہ

ہم پاسباں اس کے وہ پاسباں ہمارا